12552 - چالیسواں منانا فرعونی عادت ہے

سوال

چالیسواں منانے کی اصل حقیقت کیا ہے، اور کیا مردے کے اوصاف اور محاسن بیان کرنے کے مشروعیت میں کوئی دلیل ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس کی اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ فرعونی عادت ہے، اسلام سے قبل فراعنہ کے ہاں یہ معروف تھا، اور پھر ان سے دوسروں میں عام ہوا اور پھیلا اور ان کے علاوہ دوسروں میں بھی سرایت کر گیا، اور یہ ایك ایسی منکر بدعت ہے جس کی دین اسلام میں کوئی اصل اور دلیل نہیں ملتی.

اور اس کی تردید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی کرتا ہے:

" جس نے بھی ہمارے اس معاملے(یعنی دین) میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے"

اس حدیث کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے.

دوم:

آج کے دور میں موجودہ طریقہ پر میت کے اوصاف اور محاسن بیان کرنے اور اس کے اجتماع کرنا میت کی مدح ثنائی میں غلو اور ناجائز ہے، اس کی دلیل مسند احمد، ابن ماجۃ، کی مندرجہ ذیل حدیث ہے جسے امام حاکم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح قرار دیا ہے:

عبد اللہ بن ابی عوفی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا "

اور اس لیے بھی کہ میت کے اوصاف ذکر کرنا غالب طور پر فخر ہے، اور اس سے غم کی تجدید ہوتی اور حزن زیادہ ہوتا ہے، لیکن میت کو ذکر کرتے وقت صرف اس کی تعریف کرنا، یا اس کے جنازہ کے گزرتے وقت اس کی اچھائی

بیان کرنا، یا اس کی پہچان کے لیے اس کے جلیل القدر اور اچھے کام بیان کرنا وغیرہ یہ اس رثاء اور مرثیہ کے مشابہ ہے جو بعض صحابہ نے شہداء احد وغیرہ کے بارہ بیان کیے تھے تو یہ جائز ہے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ: ایك جنازہ کے پاس سے گزرے تو اس کی اچھائی بیان کی گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" واجب ہو گئی"

پھر ایك اورجنازہ کے پاس سے گزرے تو لوگوں نے اس کے بارہ باتیں اچھیں نہ کیں بلکہ بری کیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" واجب ہو گئی"

تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: کیا چیز واجب ہو گئی ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

" آپ لوگوں نے اس کی اچھائی بیان کی اورتعریف کی تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی، اور اس کے بارہ آپ لوگوں نے برائی بیان کی تواس کے لیے آگ واجب ہو گئی، تم زمین میں اللہ تعالی کے گواہ ہو"

اسے بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے.